www.KitaboSunnat.com

عالم اسلام

ڈاکٹر ممتاز احمد☆

بنگلہ دیش میں دینی مدارس ...... نئے رُجحانات

دنیا میں، عالم اسلام میں، سب سے زیادہ عربی مدارس، مدارس کے اساتذہ اور مدارس کے طلبہ بنگلہ دیش میں ہیں۔ یہ امتیاز کسی اور مسلمان ملک کو حاصل نہیں ہے۔ اس وقت بنگلہ دیش میں ۶۰ لاکھ ایسے اَفراد ہیں جو کسی نہ کسی حیثیت سے مدارس سے وابستہ ہیں۔

بنگلہ دیش میں تین طرح کے مدارس ہیں: ایک، وہ جو حکومت سے کوئی امداد اور تعاون نہیں لیتے، نجی ہیں۔ ان کو قومی یا خارجی مدارس کہتے ہیں۔ دوسرے، عالیہ مدارس ہیں جو نجی ہیں لیکن حکومت سے مالی اِعانت وصول کرتے ہیں۔ تیسرے، خالصتاً سرکاری مدارس ہیں جن کی تعداد چار ہے۔ ان کو بھی عالیہ مدرسہ کہا جاتا ہے۔ ایسے عالیہ مدرسے ڈھاکہ، بوگرہ، راج شاہی اور جیسور میں ہیں۔ قومی مدرسوں کی تعداد ۶ ہزار ۵ سو ہے۔ یہاں مکمل درسِ نظامی پڑھایا جاتا ہے۔ اس میں سے ۳۰ فیصد مدارس میں دورۂ حدیث بھی ہوتا ہے۔ ۱۹۹۳ء میں ایسے مدارس کی تعداد صرف ۱۲ یا ۱۳ فیصد تھی جہاں دورۂ حدیث کا انتظام تھا۔ اس اضافے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلے بنگلہ دیش کے علماء کی بہت بڑی اکثریت درسِ نظامی مکمل کر کے دورۂ حدیث کے لیے دیوبند جایا کرتی تھی لیکن بھارتی حکومت نے اس خطرے کے پیش نظر کہ یہ سارے لوگ آئی ایس آئی کے ایجنٹ کے طور پر بھارت جائیں گے، ویزے بند کردیے۔ اس کے نتیجے میں بنگلہ دیش میں مدارس نے خود دورہ حدیث کے انتظامات کئے۔ اس وقت صرف ڈھاکہ میں ۲۸ مدارس ایسے ہیں جہاں دورۂ حدیث ہوتا ہے۔ قومی مدارس کے اساتذہ کی تعداد ایک لاکھ ۳۰ ہزار اور طلبہ کی تعداد ۱۴ لاکھ، ۶۲ ہزار ۵ سو ہے۔

عالیہ مدارس میں درسِ نظامی کے ساتھ جدید علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ ان مدارس کو حکومت، اساتذہ کی تنخواہوں کا ۸۰ فیصد اور توسیع و ترقی کے لئے ۷۵ فیصد تک اِمداد دیتی ہے۔ یہ مدارس پوری طرح سے نجی ہیں لیکن ان کے امتحانات کلی اور داخلی سطح پر ایک مدرسہ ایجوکیشن بورڈ لیتا ہے جو حکومت کا ادارہ ہے۔ ان مدارس کی تعداد ۶ ہزار ۹ سو ۶ ہے۔ ان میں اساتذہ کی تعداد ایک لاکھ ۱۷ ہزار ۲ سو ہے، جبکہ طلبہ کی تعداد ۱۸ لاکھ ۸۷ ہزار ۳ سو ہے۔

چار سرکاری عالیہ مدارس میں طلبہ کی تعداد اوسطاً ۳ ہزار ہے۔ ان کے اخراجات ۱۰۰ فیصد حکومت کرتی ہے۔ طالبات کے قومی مدارس کی تعداد ۲۰۰ کے قریب ہے۔ طالبات کے ان مدارس میں مکمل درسِ

☆ پروفیسر ہیمپٹن یونیورسٹی، امریکہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظامی پڑھایا جاتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان مدارس میں ۲۰ فیصد اساتذہ خواتین ہیں جو خود عالمہ دین ہیں۔

ایک عمل جو جنرل ارشاد کے زمانے سے شروع ہوا وہ ابتدائی مدارس رمکتب کا قیام ہے جو مسجدوں سے بھی منسلک ہیں اور مسجدوں سے اُلگ بھی ہیں۔ اس وقت ایک اندازے کے مطابق ان کی تعداد ۱۸ ہزار ہے۔ ان میں اساتذہ کی تعداد ۸۵ ہزار ہے اور طلبہ کی تعداد ۲۰ لاکھ ہے۔ اس طرح ابتدائی، قومی، عالیہ، سرکاری وغیر سرکاری سب ملا کر تقریباً ۲۳ ہزار مدارس ہیں اور ان میں طلبہ اور اساتذہ کی مجموعی تعداد ۶۰ لاکھ ہے۔

تمام قومی مدارس میں انگریزی زبان لازمی قرار دی گئی ہے۔ اس وقت کوئی ایک بھی ایسا قومی مدرسہ نہیں ہے جس میں انگریزی زبان نہ پڑھائی جاتی ہو۔ ان مدارس میں انگریزی کی تدریس کے معیار میں ضرور فرق ہوگا، کسی میں بہتر ہے کسی میں کم بہتر، لیکن پڑھائی ہر جگہ جاتی ہے۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ تمام قومی مدارس میں پرائمری ایجوکیشن تدریس کا حصہ بنا دی گئی ہے۔ پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ طلبہ کو براہِ راست درس نظامی میں لیا جاتا تھا۔ اب پرائمری تعلیم درسِ نظامی کا لازمی حصہ بن گئی ہے۔ جو بچہ پرائمری اسکول سے شروع کرتا ہے، اسے سائنس، سوکس، جغرافیہ، انگریزی زبان، بنگلہ زبان، سب پڑھایا جاتا ہے۔ پرائمری کا یہ سارا نصاب پڑھ کے طالبِ علم درسِ نظامی میں جاتا ہے۔

تقابل اَدیان سارے مدارس میں شامل کر لیا گیا ہے۔ بنگلہ دیش میں تقابل اَدیان سے مراد یہودیت، عیسائیت، بدھ اِزم اور ہندو ازم ہے۔ ایک اور تبدیلی جو آئی ہے وہ یہ کہ مدارس، پاکستان کی طرح اپنے وفاق میں شامل ہیں۔ اس وقت دو بڑے وفاق ہیں: ایک 'وفاق المدارس' ہے جس کا صدر مقام پوٹھیاں مدرسہ ہے جو چٹاگانگ کے پاس ہے۔ دوسرا 'انجمن اتحاد المدارس' ہے جس کا صدر مقام ڈھاکہ میں ہے۔ ایک کے ساتھ ایک ہزار ۵ سو اور دوسرے کے ساتھ ۸۵۰ مدارس کا الحاق ہے۔ یہ دونوں وفاق ہر سال کے امتحان الگ لیتے ہیں اور فائنل امتحان الگ لیتے ہیں۔ پورے بنگلہ دیش میں ایک وقت میں ہی امتحانات ہوتے ہیں۔ امتحانی مراکز، نگران اور سپروائزر سب خود مقرر کرتے ہیں اور سندیں وفاق کی طرف سے دی جاتی ہیں۔ ایک بڑی تبدیلی یہ ہوئی ہے کہ داخلے، امتحان، سب پیشہ وارانہ انداز سے ہو رہے ہیں۔ تین چار مدرسے ایسے ہیں جن کا سارا ڈیٹا (Data) کمپیوٹر پر موجود ہے۔

کئی مدارس میں ٹیکنیکل ایجوکیشن بھی بڑی حد تک ہے۔ ۸ ہزاری مدرسہ بھارت بلکہ پورے برعظیم میں دوسرا بڑا مدرسہ ہے، دیو بند سے ۷ سال بعد قائم ہوا، اس کی صد سالہ سالگرہ ابھی منائی جانے والی ہے۔ اس میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کا پورا انتظام ہے۔ ٹیکنیکل سے مراد محض جلد بندی نہیں ہے، بلکہ با قاعدہ ان کو جدید ٹیکنیکل مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے۔ پوٹھیاں مدرسہ جو ۱۹۳۷ء میں قائم ہوا اس میں بھی ٹیکنیکل تعلیم دی جاتی ہے۔ پوٹھیاں مدرسے میں، میں نے دیکھا کہ تقریباً ۵۰ فیصد طالب علم ایسے تھے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو فاضل رگریجویٹ ہونے کے بعد کسی بھی ہسپتال میں جاکر میڈیکل پریکٹیشنر کے طور پر کام کرسکتے تھے۔ ہر شخص کو انجکشن لگانا آتا تھا، مرغیوں کو بھی اور انسانوں کو بھی۔ ہر شخص بنیادی طبی کورس کر چکا ہوتا ہے۔

اے زیڈ ایم شمس العالم صاحب جو العرفہ اسلامی بنک کے چیئرمین ہیں، انہوں نے مجھے بتایا کہ دو سال پہلے انہوں نے قومی مدرسوں سے درسِ نظامی کے فارغ گریجوایٹس کو اپنے بنک میں آفیسر کے طور پر ملازمت میں لیا۔ اس وقت ان کے بنک میں ۶۰/افسر ہیں جن کے پاس کوئی انگریزی کی تعلیم نہیں تھی۔ انہوں نے کسی کالج یا یونیورسٹی سے بی کام یا ایم بی اے نہیں کیا تھا، صرف درسِ نظامی کے فارغ التحصیل تھے۔ انہوں نے ان ۶۰ طالب علموں کو ۶ ماہ کی ٹریننگ دی۔ میرے اس موجودہ دورے کے دوران انہوں نے مجھے ان سے ملوایا۔ ان کے مینیجنگ ڈائریکٹر کا یہ کہنا تھا کہ ان کی پیشہ وارانہ کارکردگی، جدید پڑھے لکھوں سے بدرجہا بہتر تھی۔ وہاں ایک راستہ یہ بھی کھل رہا ہے اور اس پر یہاں ہمیں سوچنا چاہئے۔

عالیہ مدارس کی روایت کو دیکھنا چاہئے۔ عالیہ مدرسے میں میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے ان چار سطحوں تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اسے داخلی، عالم، فاضل اور کامل کہتے ہیں۔ بنگلہ دیش کی حکومت نے داخلی کو میٹرک کے اور عالم کو انٹرمیڈیٹ کے برابر تسلیم کرلیا ہے۔ نتیجتاً عالیہ مدرسے کے ۸۰ فیصد گریجوایٹس قومی تعلیم کے دھارے میں شامل ہوجاتے ہیں۔ یہ ڈھاکہ یونیورسٹی، چٹاگانگ یونیورسٹی اور راج شاہی یونیورسٹی میں داخلہ لے لیتے ہیں اور پھر اپنے اپنے مضامین میں ایم اے، بی اے کرلیتے ہیں۔ اس وقت بنگلہ دیش کی سول سروس، آرمی، پرائیویٹ سیکٹر اور بنک کاری میں بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو عالیہ مدرسوں کے گریجوایٹس ہیں۔ وہ درسِ نظامی کے مکمل طور پر ماہر ہیں۔ مزید یہ کہ انہوں نے ایف اے، بی اے سطح کے جدید مضامین بھی پڑھے ہوئے ہیں۔ اس وقت ڈھاکہ، راج شاہی، چٹاگانگ، جہانگیر نگر، ان ساری یونیورسٹیوں میں فارسی، اردو، عربی، اسلامی تاریخ، اسلامیات، ان تمام شعبوں کے ۱۰۰ فیصد اساتذہ عالیہ مدرسوں کے گریجوایٹس ہیں۔ پاکستان کی یونیورسٹیوں میں اس کا بہت کم امکان پایا جاتا ہے۔ عالیہ مدرسوں سے بہت سے نامی گرامی لوگ نکلے ہیں۔ اس وقت بنگلہ دیش کے جو چوٹی کے اہل علم و دانش ہیں، ان کی خاصی بڑی تعداد عالیہ مدارس سے نکلی ہے۔

۷۳/۲/۱۹۷ء میں جب شیخ مجیب الرحمٰن یہاں سے واپس گئے تو انہوں نے مدرسوں کے اوپر ایک وار کرنے کی کوشش کی۔ 'قدرتِ خدا کمیشن' بٹھایا گیا، اس کمیشن کی بنیادی رپورٹ یہی تھی کہ مدرسوں کے نظام کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ان کو ختم کردیا جائے۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ ان کا خیال تھا کہ یہ مدارس دلالوں اور رضا کاروں کے مراکز تھے اور پاکستان کی حمایت کرنے والوں کی بڑی تعداد دراصل انہی مدرسوں کے طلبہ کی تھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری طرف سیکولر عناصر کا خیال تھا کہ اسلام کی جڑیں اس ملک میں اس وقت تک مستحکم رہیں گی جب تک یہ مدارس رہیں گے۔ 'قدرتِ خدا کمیشن' نے رپورٹ کے ساتھ ہی ایک سروے کیا کہ ہماری سفارشات کے بارے میں لوگوں کا ردِ عمل کیا ہے۔ اس سروے کے جواب دینے والوں میں یونیورسٹیوں کے پروفیسر اور مغربی تعلیم یافتہ دانشور تھے۔ ان میں سے ۹۰ فیصد لوگوں نے یہ کہا کہ مدرسوں کو نہ چھیڑا جائے اور ۹۵ فیصد نے یہ کہا کہ مدرسوں کو کسی نہ کسی صورت میں ہر حال میں باقی رکھا جائے۔ اس سروے سے شیخ مجیب الرحمٰن کی آنکھیں کھل گئیں۔ انہوں نے اپنا ارادہ جو تبدیل کیا، اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ انہیں معلوم تھا کہ عوام کے اندر اور خاص کر مغربی تعلیم یافتہ لوگوں کے اندر مدرسوں کے لئے کتنی خیرسگالی پائی جاتی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ پاکستان میں مدارس کی عوام میں وہ بنیاد، وہ روابط (linkages) وہ ہمدردی اور خیرسگالی نہیں ہے جو بنگلہ دیش میں مدارس کی تھی کہ مغرب زدہ طبقہ بھی کھڑا ہوگیا اور انہوں نے کہا کہ آپ ان مدرسوں کو ہاتھ نہیں لگا سکتے ...... دو رجحانات کا میں خاص طور پر تذکرہ کرنا چاہتا ہوں:

میرپور ڈھاکہ میں ایک مدرسہ حال ہی میں تعمیر کیا گیا جس کا نام ہے: دارالارشاد مدرسہ۔ اس مدرسے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں صرف کالج گریجوایٹس کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ پہلے آپ کے پاس یونیورسٹی کی بی اے کی ڈگری ہو، پھر آپ کو درسِ نظامی میں داخلہ دیا جائے گا۔

میرپور ڈھاکہ میں ایک اور مدرسہ دو سال سے قائم ہے، اس کا نام ہے ڈھاکہ کیڈٹ مدرسہ۔ اس میں عام مضامین کے لیے ذریعہ تعلیم انگریزی ہے اور اسلامی علوم کے لئے عربی۔ میں اس مدرسے میں گیا اور آپ یقین کیجئے کہ ان کے طلبہ ڈھاکہ یونیورسٹی کے گریجوایٹس سے بہت بہتر، بے انتہا خوب صورت انگریزی بولتے تھے، بلکہ ان کے علم کی وسعت بھی یونیورسٹی گریجوایٹس کے مقابلے میں بہتر تھی۔ یہ مدرسہ اور اس طرح کے دو تین مدرسے عنقریب چٹاگانگ میں شروع کئے جانے والے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس مدرسے کا گریجویٹ بنگلہ دیش کے چوٹی کے انگلش میڈیم اسکولوں کے گریجوایٹس کے مقابلے میں کھڑا ہوسکتا ہے۔

ایک آخری بات، میں ڈھاکہ میں تھا جب وزیرخزانہ کبریا نے اس سال کا بجٹ پیش کیا۔ اخبار پر نظر پڑی کہ بجٹ میں ۵ سو کروڑ ٹکا مدارس کے لیے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سیمینار میں ایک صاحب نے بتایا ہے کہ حکومت پاکستان نے بہ کمالِ مہربانی ۱۵ لاکھ روپے کی 'خطیر' رقم پاکستانی مدارس کی تعمیر وترقی کے لئے عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے!

اہل علم مضمون نگار حضرات سے گذارش
محدث کے لئے ارسال کیا جانے والا مقالہ دوسرے جرائد کو اشاعت کے لئے بھیجنے سے قبل ادارہ کو اطلاع کریں۔ علاوہ ازیں استدلال کو نکات وار اور دلائل کے ساتھ باحوالہ لکھیں، روایتی موضوعات سے ہٹ کر معاشرتی، معاشی، عالمی مسائل پر اسلامی نقطہ نظر سے لکھے جانے والے جامع مضامین کو ترجیح دی جاتی ہے۔ ادارہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ